سوال

(606) عذر کے بغیر ترک جماعت جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نماز تو ہمیشہ بروقت ادا کرتا ہوں لیکن مسجد میں نہیں بلکہ اپنے بچوں کے ساتھ گھر میں ہی ادا کرلیتا ہوں ۔ کیا یہ جائز ہے ؟ اور کیا گھر میں ادا کی جانے والی نماز اجر و ثواب کے اعتبار سے مسجد میں ادا کی جانے والی نماز کے برابر ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لئے جماعت اور مسجد کو ترک کرنا جائز نہیں خواہ اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ نماز باجماعت ہی کیوں نہ ادا کریں کیونکہ مسجدیں بنائی ہی اسی لئے جاتی ہیں ۔ کہ انہیں نماز باجماعت کے اہتمام کے ساتھ آباد کیا جائے اور موذن جو اذان میں یہ کلمہ کہتا ہے کہ «حی علی الصلاۃ» تو اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرو تاکہ فلاح پا سکو لہذا ہم جب اذان کی آواز سنیں تو ہم پر واجب ہو جاتا ہے کہ ہم مسجد میں جا کر نماز ادا کریں جہاں تمام مسلمان ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں ۔ نماز ادا کرنے کے طریقوں کو سیکھتے ہیں نمازی باہم دگر ملاقات کرکے تحفہ سلام کا تبادلہ کرتے اور اجتماعیت محبت اور ہمدردی و خیر خواہی سے شاد کام ہوتے ہیں ۔ وجوب جماعت پر ارشاد باری تعالیٰ وارکعوا مع الراکعین اور واذا نادیتم الی الصلوۃ سے بھی استدلال کیا گیا ہے ۔ لہذا جو شخص اذان سنے اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس پر لبیک کہے اور اسی وجہ سے یہ وعید آئی ہے کہ جو شخص باجماعت نماز ادا نہ کرے ۔ اس کی نماز قبول ہی نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ :

«من سمع النداء فلم یات فلا صلاۃ لہ الا من عذر» (سنن ابن ماجہ)

''جو شخص آذان سنے اور پھر نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔''

اگر اس سلسلہ میں کسی کے لئے رخصت ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نابینا آدمی کو ضرور رخصت عطا فرما دیتے جس کا گھر بھی مسجد سے دور تھا جس کے گھر اور مسجد کے درمیان وادی اور کھجور کے درخت تھے ۔ اور جس کے پاس مسجد لے جانے کے کوئی معاون بھی نہ تھا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا نہ کرنے والوں کو یہ دھمکی بھی دی کہ اگر عورتیں اور بچے نہ ہوں تو آپ ان کے گھروں کو آگ سے جلا دیں گے نماز باجماعت ادا کرنا ان مسجدوں کی آبادی ہے جو بیوت طاعت ہیں جو اسلامی ملکوں کے شعائر ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا ذکر کیا جائے اور جن میں وہ بندگان الٰہی صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تمجید کے ترانے گاتے ہیں جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کر سکتی ۔ (شیخ ابن جبرین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر492

محدث فتویٰ